

فقہ حنفی کی اردو زبان میں لکھی جانے والی کتاب ”بہشتی زیور“
پر اعتراضات کا ایک سرسری جائزہ

بہشتی زیور

پر اعتراضات کے جوابات

مرتب

حضرت مولانا سید مشتاق علی شاہ

مکتبہ شیخ الاسلام
کوسہ ممبر اضلع تھانہ
۱۰۴۶ ۷۳۲۲۴

بہشتی زیور

پر اعتراضات کے جوابات

مرتب

حضرت مولانا سید مشتاق علی شاہ

شاگرد رشید:

مناظر اسلام ماحی غیر مقلدیت

حضرت مولانا محمد امین صفدرؒ

ناشر

مکتبہ سنخ الاسلام کوسہ ممبر (ضلع نہانہ) (مبئی)

فہرست مضامین

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
4	اعتراض نمبر ۱	4	اعتراض نمبر ۱۱
4	الادعو کرنے سے وضو ہو جاتا ہے	21	گادوں میں طلوع فجر کے بعد اور عید کی نماز سے پہلے قربانی کرنا
7	اعتراض نمبر ۲	22	اعتراض نمبر ۱۲
7	چھوٹی لڑکی سے اگر صحبت کی تو اس پر غسل فرض نہیں	22	نکاح کے بعد اور رخصتی سے پہلے بچے کی پیدائش
7	اعتراض نمبر ۳ (الف)	22	اعتراض نمبر ۱۳
8	سکا، بلی، بندر، شیر کی کھال پاک ہے	22	بچے کے حرامی اور حلالی ہونے کا مسئلہ
8	اعتراض نمبر ۳ (ب)	22	اعتراض نمبر ۱۴
9	بسم اللہ کہہ کر ذبح کرنے سے بھی کھال پاک ہو جاتی ہے	25	ناپاک تیل اور چربی کا صابن بنالیا جائے تو پاک ہو جائے گا
9	اعتراض نمبر ۴	26	اعتراض نمبر ۱۵
10	درہم کے برابر گند کی صاف ہے	26	وضو کرنے کے بعد اگر کسی کو شبہ ہو جائے تو وہ آخری عضو دھو لے
14	چھائی حصہ سے کم گند کی صاف ہے	27	اعتراض نمبر ۱۶
14	اعتراض نمبر ۵	27	کپڑا پلیٹ کر جماع کرنے سے غسل فرض نہ ہوگا
15	اعتراض نمبر ۶		
15	ہاتھ میں کوئی نجس چیز لگی تھی اس کو زبان سے تین بار چاٹ لیا تو ہاتھ پاک ہو جائے گا		
16	اعتراض نمبر ۷		
16	سکا نجس نہیں		
17	اعتراض نمبر ۸		
17	بچے کی پیدائش کے وقت بھی نماز معاف نہیں		
18	اعتراض نمبر ۹		
18	سبحان ربی العظیم اگر نہیں پڑھا تو سجدہ ۴۰ واجب نہیں		
19	اعتراض نمبر ۱۰		
19	فرض نماز کی پچھلی دو رکعتوں میں قرآن کا مسئلہ		

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
28	اعتراض نمبر ۱۷	21	اعتراض نمبر ۱۱
28	اگر کوئی مرد اپنا خاص حصہ کسی مرد یا عورت کی ناف میں داخل کرے تو جب تک منی نہ نکلے غسل فرض نہیں	21	گادوں میں طلوع فجر کے بعد اور عید کی نماز سے پہلے قربانی کرنا
28	اعتراض نمبر ۱۸	22	اعتراض نمبر ۱۲
28	ناپاک چادر میں نماز	22	نکاح کے بعد اور رخصتی سے پہلے بچے کی پیدائش
30	اعتراض نمبر ۱۹	22	اعتراض نمبر ۱۳
30	نمازی کا کپڑا کسی سوکھے نجس مقام پر پڑتا ہو تو کچھ حرج نہیں	22	بچے کے حرامی اور حلالی ہونے کا مسئلہ
		22	اعتراض نمبر ۱۴
		25	ناپاک تیل اور چربی کا صابن بنالیا جائے تو پاک ہو جائے گا
		26	اعتراض نمبر ۱۵
		26	وضو کرنے کے بعد اگر کسی کو شبہ ہو جائے تو وہ آخری عضو دھو لے
		27	اعتراض نمبر ۱۶
		27	کپڑا پلیٹ کر جماع کرنے سے غسل فرض نہ ہوگا
		27	

تیسری خیانت:

اسی صفحہ پر مسئلہ ۱۶ میں بھی وضو کی ترتیب کو سنت لکھا ہے اور اس سے پہلے یہ بھی لکھا ہے وضو میں بعض باتیں ایسی ہیں کہ ان کے چھوٹ جانے سے وضو تو ہو جاتا ہے۔ لیکن ان کے کرنے سے ثواب ملتا ہے اور شریعت میں ان کے کرنے کی تاکید بھی آئی ہے۔ اگر کوئی اکثر چھوڑ دیا کرے تو گناہ ہوتا ہے ایسی چیزوں کو سنت کہتے ہیں۔ (ص ۴۶ ج ۱)

دیکھو: ایک مسئلہ کے بیان میں تین خیانتیں وہ بھی اردو کتاب میں نہ توفیقہ پر اعتراض کرتے وقت ان کو اللہ کا فرمان یاد رہتا ہے۔

﴿وَأَنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي كَيْدَ الْخَائِنِينَ﴾ (یوسف: ۵۲) ”اور یہ کہ اللہ نہیں چلاتا فریب دغا بازوں کا“

اور نہ فرمان رسول ﷺ یاد رہتا ہے کہ خیانت منافق کی عادت ہے۔ سنت دشمنی:

فقہ دشمنی نے ان کو سنت دشمنی تک پہنچا دیا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے تاکید فرمایا ہے عَلَيكُمْ بِسُنَّتِي میری سنت کو لازم پکڑو۔ بہشتی زیور میں سنت کے مطابق بالترتیب وضو کا مکمل طریقہ لکھا ہے اور اسی کی تاکید ہے کہ سنت کے مطابق وضو کرو اور سب سنی بہشتی زیور میں مذکورہ طریقہ کے مطابق سنت طریقہ سے وضو کرتے ہیں مگر یہ خود ساختہ اہل حدیث سنت پر عمل کرنے والوں کو دعوت عمل دے رہا ہے کہ تم خلاف سنت وضو کیا کرو جس کو بہشتی زیور میں خلاف سنت بھی کہا۔ یہ بھی کہا کہ خلاف سنت پر ثواب نہیں ملتا۔ اور یہ بھی لکھا کہ گناہ ہوتا ہے۔ حدیث دشمنی:

آنحضرت ﷺ کی عادت مبارک کو سنت کہتے ہیں آپ ﷺ کا بالترتیب وضو تقریراً

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اعتراض نمبر ۱:

بہشتی زیور میں لکھا ہے اگر کوئی اللہ وضو کرے کہ پاؤں پہلے دھو لے پھر مسح کرے پھر دونوں ہاتھ دھو ڈالے یا کسی اور طرح الٹ پلٹ کر وضو کرے تو بھی وضو ہو جاتا ہے۔ (بہشتی زیور حصہ اول ص ۴۶ مسئلہ نمبر ۱۸)

جواب:

معترض نے یہاں پر کئی خیانتیں کی ہیں۔ پہلی خیانت:

بہشتی زیور حصہ اول ص ۳۵ پر عنوان ہے وضو کا بیان۔ اس میں بالترتیب مکمل وضو کا طریقہ لکھا ہے اور شروع ہی یہاں سے کیا ہے کہ وضو کرنے والے کو چاہیے..... یہ وضو کرنے کا طریقہ ہے..... اس طریقہ پر ہی سب خفیوں کا عمل ہے لیکن معترض نے اس کا ذکر تک نہیں کیا۔ یہ حق پوشی اور خیانت کن کا شیوہ ہے۔ دوسری خیانت:

بہشتی زیور حصہ اول ص ۳۶ ج ۱، مسئلہ نمبر ۱۸: سنت یہی ہے کہ اس طرح وضو کرے جس طرح ہم نے اوپر بیان کیا۔ اور اگر کوئی اللہ وضو کرے تو پہلے پاؤں دھو ڈالے پھر سر کا مسح کرے۔ پھر دونوں ہاتھ دھوے پھر منہ دھو ڈالے اور کسی طرح الٹ پلٹ کر وضو کرے تو بھی وضو ہو جاتا ہے۔ لیکن سنت کے موافق وضو نہیں ہوتا اور گناہ کا خوف ہے۔ دیکھو اردو عبارت نقل کرنے میں اول اور آخر سے خط کشیدہ عبارت نہیں لکھی۔

۲۲ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے روایت فرمایا جیسا کہ نصب الراية اور کشف العقاب کے مطالعہ سے ظاہر ہے اور یہ وضو امت میں عملاً بھی متواتر ہے۔ لیکن بعض اوقات بیان جواز کے لیے عادت مبارک کے خلاف بھی کوئی بات حدیث میں مذکور ہوتی ہے۔ مثلاً اسی مسئلہ میں مسند احمد، ابوداؤد اور بخاری میں حضرت مقدم بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وضو فرمایا پہلے دونوں ہتھیلیاں تین بار دھوئیں اور تین بار چہرہ دھویا۔ پھر دونوں ہاتھ تین مرتبہ دھوئے پھر کھلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر سر اور کانوں کا مسح کیا۔

(احیاء السنن ص ۳۶ ج ۱)
اور دارقطنی میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے وضو کا طریقہ بیان فرمایا کہ کھلی فرمائی ناک میں پانی ڈالا، چہرہ مبارک تین مرتبہ دھویا اور تین مرتبہ ہاتھ دھوئے اور تین مرتبہ پاؤں دھوئے پھر سر کا مسح فرمایا۔ (نصب الراية ص ۳۵ ج ۱)

اب دیکھیے امام احمد (م ۲۳۱ھ) میں، امام ابوداؤد (م ۲۴۵ھ) میں، امام دارقطنی (م ۳۸۵ھ) میں، امام ضیاء (م ۶۳۳ھ) میں گزرے ان چاروں حدیث کی کتابوں میں بے ترتیب وضو کا ذکر ہے۔ ان پر تو اعتراض نہیں کیا، اور نہ ہی معاذ اللہ حضور ﷺ پر اور اعتراض ہو تو حضرت قتالوی رحمہ اللہ کی کتاب پر جو چودھویں صدی میں لکھی گئی۔ خلیفہ راشد سے دشمنی:

حدیث کی کتاب مصنف ابوبکر ابن ابی شیبہ ہے۔ یہ ابوبکر بن ابی شیبہ امام بخاری، امام داؤد اور ابن ماجہ کے استاد ہیں۔ ان کی وفات ۲۴۵ھ میں ہے۔ اس کتاب کے سب راوی خیر القرون کے ہیں۔ اس میں ص ۵۵ ج ۱ پر پورا باب ہے اس آدمی کے وضو کا بیان جو ہاتھ دھونے سے پہلے دونوں پاؤں دھوئے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان نقل فرمایا ہے کہ مجھے پرواہ نہیں جس طرح بھی وضو کروں اور جس عضو سے چاہوں شروع کروں اور دوسرا فرمان نقل فرمایا ہے۔ کوئی بات نہیں کہ میں دائیں عضو سے پہلے بائیں اھولوں۔ سیدنا علی

کرم اللہ وجہہ پر اس مسئلہ میں اعتراض نہ کرنا اور ہشتی زیور جو ۱۳۳۲ھ میں لکھی گئی۔ اس کے خلاف زبان درازی کرنا یہ بات عقل سے بالاتر ہے۔

صحابہ رضی اللہ عنہم دشمنی:

امام ابوبکر بن ابی شیبہ ۲۳۵ھ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ۳۲ھ سے نقل فرماتے ہیں کوئی بات نہیں کہ تو وضو میں دونوں پاؤں دونوں ہاتھوں سے پہلے دھولے۔ (ص ۵۵ ج ۱) اس کے راوی مدینہ کے مشہور تابع امام مجاہد رحمہ اللہ ہیں۔ اس کے برعکس نہ کسی حدیث نبوی میں، نہ کسی خلیفہ راشد سے، نہ کسی اور صحابی سے، نہ کسی تابعی یا تبع تابعی سے ثابت ہے کہ سنت کے رد جانے سے وضو ہوتا ہی نہیں۔ بلکہ یہ لوگ محدثین دشمنی میں بھی آگے آگے ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ (م ۲۷۹ھ) نے ترمذی شریف ص ۱۴ ج ۱ پر صراحت فرمائی ہے کہ سنت کے رد جانے سے وضو ہو جاتا ہے لیکن اعتراض کرنے والا اتنا اندھا ہے اسے پتہ نہیں کہ وہ کس کس پر حملہ کر رہا ہے۔ یہ بات پھر یاد رکھیں کہ حدیث کی کتابوں میں دونوں طرح کی روایات ہیں با ترتیب وضو کی بھی اور بے ترتیب وضو کی بھی۔ لیکن فقہ نے صاف صاف سمجھا دیا کہ سنت تو با ترتیب وضو کرنا ہی ہے لیکن اگر کبھی کسی وجہ سے بے ترتیب ہو جائے تو اس وضو سے نماز ہو جائے گی اگرچہ ایک سنت کے ثواب سے محروم رہا اور اگر زیادہ دفعہ ایسا کرے گا تو گناہ بھی ہوگا۔ دیکھو ایک آدمی وضو کر کے مسجد میں آ گیا۔ دوسرے شخص نے دیکھ کر بتا دیا کہ کہنی کے قریب تھوڑی سی جگہ خشک رہ گئی ہے۔ اب اس نے صرف کہنی پر پانی بہا لیا۔ اب کہنی پاؤں کے بعد حلی۔ وضو کی ترتیب ٹوٹ گئی۔ کیا کسی حدیث میں ہے کہ اس وضو سے اس کی نماز ادا نہیں ہوئی آہ! یہ کتاب بڑا جھوٹ ہے کہ فقہ قرآن اور حدیث کے خلاف ہے۔

اعتراض نمبر ۲:

چھوٹی لڑکی سے اگر کسی مرد نے صحبت کی، جو ابھی جوان نہیں ہوئی تو اس پر غسل

واجب نہیں۔ (بہشتی زیور حصہ اول ص ۷۵ مسئلہ نمبر ۵)

جواب:

جھوٹ اور خیانت کے بغیر غیر مقلدین کی کوئی بات نہیں ہوتی، بہشتی زیور میں آگے یہ بھی لکھا ہے لیکن عادت ڈالنے کے لیے اس سے غسل کرنا چاہیے۔ (ص ۷۵ ج ۱)

یہ بتایا جائے کہ یہ مسئلہ کس آیت یا کس حدیث کے خلاف ہے۔

غیر مقلد نہ کوئی آیت چس کر سکا اور نہ کوئی حدیث جس سے معلوم ہو گیا کہ اس کی یہ بات کہ "نقد قرآن و حدیث کے خلاف ہے۔" یہ قرآن پر بھی جھوٹ ہے، حدیث پر بھی جھوٹ ہے اور نقد پر بھی جھوٹ ہے۔

رسول ﷺ کو شنی:

جناب رسول اللہ ﷺ کا فرمان تو یہ ہے کہ کچھ جب تک بالغ نہ ہو وہ مرفوع الھکم ہے یعنی اس پر کچھ بھی فرض ہے نہ واجب، لیکن یہ غیر مقلد قد شنی میں رسول ﷺ کو شنی تک جا پہنچا۔ رسول پاک ﷺ بالغ پر کچھ واجب نہیں کرتے مگر یہ غیر مقلد غیر واجب کو واجب کر رہے ہیں، چھوٹی لڑکی کو انزال ہی نہیں ہوتا۔ غیر مقلد کو بہشتی زیور کے اس مسئلہ پر تو اعتراض ہے جب کہ امام بخاری رحمہ اللہ ۲۵۶ھ انکار بعد کے خلاف اس بات کے قائل ہیں کہ جہان مورت کو بھی انزال نہ ہو تو غسل کر لے تو زیادہ احتیاط ہے لیکن وضو بھی کافی ہے۔ (بخاری مع تیسیر الباری ص ۱۸۴ ج ۱) یہاں اعتراض کیوں نہ کیا۔

اعتراض نمبر ۳ (الف):

کتا، بلی، بندر، شیر وغیرہ کی کھال بنانے سے پاک ہو جاتی ہے۔

(بہشتی زیور ص ۶۱)

اعتراض نمبر ۳ (ب):

بسم اللہ کہہ کر وزن کرنے سے بھی کھال پاک ہو جاتی ہے۔

(بہشتی زیور حصہ اول ص ۶۱ مسئلہ ۲۳)

جواب:

دونوں اعتراض کا جواب اکٹھا ملاحظہ فرمائیں۔

خیانت کے بغیر حوالہ دینا شاید غیر مقلدین کے ہاں بہت بڑا گناہ ہے۔ بہشتی زیور میں آگے لکھا ہے بنا کی ہو یا بے بنا کی البتہ ذبح کرنے سے ان کا گوشت پاک نہیں ہوتا۔ اور ان کا کھانا درست نہیں۔ (بہشتی زیور ص ۶۱ ج ۱)

اچھا اب وہ آیت یا حدیث دکھائیں جو اس مسئلہ کے خلاف ہو ورنہ اعتراف کرو کہ ہم نقد شنی میں اتنے آگے ہیں کہ قرآن و حدیث پر بھی جھوٹ بولتے ہیں۔ آپ کی نقد نبوی کی کتاب نزل الامار من فقہ التیمی الخیاری حصہ اول رجب ۱۳۲۸ھ میں شائع ہوئی۔ اس میں بھی یہی مسئلہ لکھا ہے: وما یطہر بالذباغة یطہر بالزکوة وھل یشرط لظہاوة جلدہ کون الزکاة شرعیۃ فیہ قولان۔ (ص ۳۰ ج ۱) جو ذباغت سے پاک ہو جاتی ہے وہ ذبح سے بھی پاک ہو جاتی ہے اور کھال کے پاک ہونے میں شرعی ذبح کی شرط ہونے میں دو قول ہیں۔ یعنی ایک قول غیر شرعی ذبح یعنی جھٹکا سے بھی کھال پاک ہو جاتی ہے۔ جب یہ مسئلہ ۱۳۲۸ھ میں نبی پاک ﷺ کے سر ڈال کر شائع کر دیا گیا تو آپ کو کوئی اعتراض نہیں ہوا۔ لیکن بہشتی زیور پر فوراً اعتراض کر دیا۔ کیا قرآن پاک نے ذبح کو زکوة فرمایا ہے یا نہیں۔ بہشتی زیور کے پہلے حصہ میں ۳۹ عقائد اور ۳۶ فقہی مسائل تھے۔ جن میں سے صرف تین مسائل پر غیر مقلد نے اعتراض کیے ان میں سے بھی کسی ایک کو بھی نہ قرآن کے خلاف ثابت کر سکا نہ حدیث کے۔ فللہ الحمد

اعتراض نمبر ۴:

بہشتی زیور میں لکھا ہے کہ نجاست غلیظہ میں سے اگر چٹکی بننے والی چیز کپڑے یا بدن میں لگ جائے تو اگر پھیلاؤ میں روپے کے برابر یا اس سے کم ہو تو معاف ہے بغیر ہٹائے اگر نماز پڑھے تو ہو جائے گی اگر نجاست غلیظہ میں گاڑی چیز لگ جائے۔ جیسے پاخانہ اور مرغی کی بیٹ وغیرہ۔ تو اگر وزن میں ساڑھے چار ماشہ یا اس سے کم ہو تو بے دھوئے ہوئے نماز درست ہے۔ (بہشتی زیور ص ۱۰۲ حصہ دوم مسئلہ نمبر ۶ نجاست کے پاک کرنے کا بیان)

جواب:

خیانت اور فریب میں واقعی آپ لوگ اپنی مثال آپ ہیں، شیطان تو ایک سچ بول گیا تھا کہ حضرت ابو ہریرہؓ کو آیت الکرسی بتا گیا تھا جہاں پڑھی جائے یہ نہیں آتا۔ لیکن آپ کی قسمت میں زندگی میں شاید ایک بھی سچ نہیں۔ دیکھو آگے صاف لکھا ہے کہ لیکن نہ دھونا اور نماز پڑھتے رہنا مکروہ اور برا ہے۔ (ص ۳، ج ۲) اور در مختار و شامی میں صراحت ہے کہ مکروہ تحریمی ہے۔ اب آپ وہ آیت یا حدیث لکھوائیں جس میں اس مسئلہ کا صاف صاف غلط ہونا مذکور ہے۔ مگر قرآن وحدیث کا لفظ تو وہ صرف جھوٹ بولنے کے لیے بولتے ہیں۔ اب آئیے پہلے یہ پتہ کریں کہ نجاست غلیظہ کن کن کو کہتے ہیں۔

مسئلہ ۲:

خون اور آدمی کا پاخانہ، پیشاب اور مٹی اور شراب اور کتے بلی کا پاخانہ اور پیشاب اور سور کا گوشت اور اس کے بال ہڈی وغیرہ اس کی ساری چیزیں اور گھوڑے، گدھے اور خچر کی لید اور گائے بیل بھینس وغیرہ کا گوہر اور بکری بھینز کی میچنی غرضیکہ سب جانوروں کا پاخانہ اور مرغی اور بلی اور مرغابی کی بیٹ اور گدھے اور سب حرام جانوروں کا پیشاب یہ سب چیزیں نجاست غلیظہ ہیں۔ (بہشتی زیور ص ۲ حصہ ۲)

اب ذرا آپ اپنی خود ساختہ فقہ محمدی پڑھیں اس میں لکھا ہے، مٹی پاک ہے خشک ہو یا تر، گاڑھی ہو یا پتلی، حیض کے خون کے سوا سب خون پاک ہیں۔ شرمگاہ کی رطوبت بھی پاک ہے، شراب پاک ہے، ہر حلال اور حرام جانور کا پیشاب پاک ہے حتیٰ کہ کتے کے پیشاب پاخانے کے ناپاک ہونے کی کوئی دلیل نہیں۔ اور صحیح یہ ہے کہ خنزیر اور کتے کا لعاب پاک ہے۔ (نزل الابرار ص ۴۹ ج ۱)

خنزیر پاک ہے اگرچہ اس کا کھانا حرام ہے۔ (بدور الاحلہ ص ۱۶)

حلال اور حرام جانوروں کا دودھ پاک ہے۔ (بدور الاحلہ ص ۱۸)

اب غور کریں کہ فقہ حنفی میں خون، مٹی، شراب، ہر جانور کا پیشاب، خنزیر، گائے، بیل، بھینس کا گوہر، بکری بھینز کی میچنی، مرغی بلی اور مرغابی کی بیٹ، گدھے خچر اور سب حرام جانوروں کا پیشاب ایک درہم کے برابر لگا ہو تو نماز مکروہ ہوگی اور نمازی گناہ گار ہوگا۔ آپ کے ہاں یہ سب کی سب چیزیں پاک ہیں جب یہ پاک ہوئیں تو پھر پورا جسم بھی ان سے لت پت ہو، کپڑے بھی اور جانماز بھی تو آپ کے نزدیک بھی نماز ہو جائے گی۔

ہمارے ہاں انسان کا پیشاب پاخانہ اور حیض کا خون ناپاک ہیں۔ آپ کے ہاں یہ مسئلہ کہ ”ہر کہ جامد ناپاک نماز گزار و نمازش صحیح ست“ (عرف الجادی ص ۲۲)

یعنی نمازی کے کپڑے نجس ہوں (پیشاب پاخانہ خون حیض میں لت پت ہوں) تو بھی نماز صحیح ہے۔

کیوں کہ شرمگاہ چھپانا تو آپ کے ہاں ضروری نہیں جیسا کہ نواب نور الحسن بن نواب صدیق حسن نے لکھا ہے ہر کہ در نہیں نماز عورتش نمایاں شد نمازش صحیح ست۔

(عرف الجادی ص ۲۲)

کہ نماز میں شرمگاہ نگہی رہے تو نماز صحیح ہے۔

استنجا کا بیان:
ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب آدمی تین پتھروں سے استنجا کرے تو وہ کافی ہے۔
(مسند احمد ص ۱۰۸ ج ۶، ص ۱۳۲ ج ۶، دارمی ص ۹۱، ابوداؤد ص ۶ ج ۱، نسائی ص ۱۸ ج ۱)
اور حضرت ابوالایوب انصاری رضی اللہ عنہ بھی روایت کرتے ہیں کہ تین پتھروں سے استنجا کافی ہے۔ (مجمع الزوائد ص ۲۱۱ ج ۱ بحوالہ طبرانی)
اور حضرت عروہ کی مرسل حدیث میں ہے لثلاثة احجار تفنی فی الاستنجا۔
(مطالب العالیہ ص ۱۸ ج ۱)
امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا قول یہی ہے کہ پتھروں سے استنجا کافی ہے اگرچہ پانی سے پاخانہ کا مقام نہ دھوئے۔ امام سفیان ثوری، عبد اللہ بن المبارک، شافعی، احمد اور اسحاق بھی فرماتے ہیں۔ (ص ۱۰ ج ۱)
اور پھر پانی استنجا کے باب میں امام ترمذی فرماتے ہیں کہ اہل علم حضرات اگرچہ پتھروں سے استنجا کافی سمجھتے ہیں۔ لیکن پانی سے استنجا کو بہتر سمجھتے ہیں۔ یہاں بھی ان ہی پانچ اماموں کے نام لکھے ہیں۔ (ترمذی ص ۱۱ ج ۱)
اس بات میں شک نہیں کہ ڈھیلے سے نجاست بالکل ختم نہیں ہوتی خشک ہو جاتی ہے تو جب بالافتاق پانی سے استنجا کیے بغیر نماز جائز ہے تو اتنی مقدار قابل برداشت ہوئی۔ فقہاء اس مقام کا نام نہیں لیتے کیوں کہ احیاء ایمان کا شعبہ ہے مقام استنجا کی تعبیر درہم ہے کہ دیتے ہیں۔ اور یہ تعبیر بھی صاحب ہشتی زہد نے غنی نہیں کی بلکہ امام ابو بکر بن ابی شیبہ (م ۲۳۵ھ) نے درہم کا لفظ سعید السبب (م ۹۰ھ)، حکیم بن عتبہ (م ۱۱۳ھ)، حماد بن ابی سلیمان (م ۱۲۰ھ) زہری، ابراہیم نخعی (م ۹۵ھ) سے نقل کی ہے۔ (ص ۴۲۹ ج ۱)

امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر نجاست ایک درہم یا اس سے کم ہوگی تو نماز ہوگئی مگر اس نے برا کام کیا۔ (المبسوط ص ۶۳ ج ۱)
اگر ایک درہم ہوگی تو اجماع ہے کہ نماز مکروہ ہوگی۔ (البحر الرائق ص ۲۲۸ ج ۱)
اگر نجاست ایک درہم سے کم ہو تو دھونا مستحب ہے۔ ایک درہم کے برابر ہو تو دھونا واجب ہے اور ایک درہم سے زائد ہو تو دھونا فرض ہے۔ (منحۃ الخالق ص ۲۲۸ ج ۱)
اس سے بڑھ کر سنئے! امام ترمذی رحمہ اللہ احادیث کے ساتھ ساتھ فقہاء کے مذاہب بھی نقل کرتے ہیں وہ باب غسل دم الحائض میں فرماتے ہیں ”بعض اہل علم تابعین کا کہنا ہے کہ اگر (خون حیض) ایک درہم کے برابر لگا ہو اور بے دھوئے نماز پڑھ لی تو نماز دہرانا ہوگی (مکران کا نام امام ترمذی نے ذکر نہیں کیا) اور ان تابعین میں سے بعض نے کہا کہ اگر درہم سے زیادہ لگا ہو اور نماز پڑھ لی تو نماز دہرانا ہوگی (ایک درہم پر دہرانا نہیں) اور یہی قول سفیان ثوری اور ابن المبارک کا ہے۔ اور بعض اہل تابعین تو کہتے ہیں کہ درہم سے زیادہ بھی لگا ہو تو نماز دہرانا ضروری نہیں یہی قول امام احمد اور اسحاق کا ہے۔ اور امام شافعی کا قول ہے کہ اگر ایک درہم سے کم ہو تو بھی نماز دہرائی جائے اور انہوں نے اس قول میں تشدد کیا ہے۔ (ص ۳۵ ج ۱)
امام ترمذی رحمہ اللہ نے کسی تابعی وغیرہ کا حوالہ امام شافعی رحمہ اللہ کے قول کے ساتھ نہیں دیا اور ان کے قول کو اعتدال سے ہٹا ہوا اور سخت بھی فرما دیا ہے۔ چنانچہ آج تک شوافع اس قول کی سختی کو محسوس کر کے چھوڑ بھی دیتے ہیں۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ”میرے استاد علامہ ابوطاہر شافعی نے اپنے شیخ الحسن العجیبی حنفی سے نقل کیا کہ وہ ہمیں حکم دیا کرتے تھے کہ ہم نجاست قلیلہ میں زیادہ تنگی اور عورتوں پر زیادہ تشدد نہ کیا کریں۔ اور اس بارے میں ہم امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا مذہب اختیار کریں کہ درہم سے کم مقدار معاف ہے۔ ہمارے شیخ ابوطاہر (شافعی) اسی

قول کو پسند فرماتے تھے اور اسی پر عامل تھے۔ (عقد الجید ص ۱۵۲)
اب ان اعتراض کرنے والے غیر مقلدین کا نہ کتب احادیث پر اعتراض نہ تابعین پر
نہ امام ترمذی پر اور نہ لہ بر عضو ضعیف سے ریوڑ کہ سار غصہ بہشتی زیور پر۔ بلکہ ترمذی شریف
سے تو معلوم ہوا کہ امام احمد ایک درہم سے زائد نجاست لگی ہو اور نماز پڑھ لی جائے تو بھی
لوٹنا ضرور نہیں فرماتے۔

غیر مقلدواتم صرف خفیوں کو دعوت عمل دیتے ہو۔ سعودیہ کے متاہلہ کو دعوت عمل
کیوں نہیں دیتے۔

اعتراض نمبر ۵:

اگر نجاست خفیہ کپڑے یا بدن میں لگ جائے تو جس حصہ میں لگی ہے اگر اس کے
چوٹائی سے کم ہو تو معاف ہے۔

(بہشتی زیور حصہ دوم ص ۱۰۳ مسئلہ نمبر ۷ نجاست کے پاک کرنے کا بیان)

جواب:

غیر مقلدین کی خیانت: اس عبارت سے آگے ہے کہ ”اگر چوٹائی یا اس سے زیادہ
ہو تو معاف نہیں، یعنی اگر آستین میں لگی ہے تو آستین کی چوٹائی سے کم ہو۔ اگر کمر میں لگی
ہے تو اس کی چوٹائی سے کم ہو۔ اگر دوپٹہ میں لگی ہے تو اس کی چوٹائی سے کم ہو تو ب معاف
ہے۔ اسی طرح اگر ٹانگ میں لگ جائے تو اس کی چوٹائی سے کم ہو تو معاف ہے۔ غرضیکہ جس
عضو میں لگے اس کی چوٹائی سے کم ہو اور اگر پوری چوٹائی ہو تو معاف نہیں، اس کا دھونا
واجب ہے۔ یعنی بے دھوئے ہوئے نماز درست نہیں۔“ (ص ۳ ج ۲)

اور معاف ہونے کا مطلب بھی پچھلے مسئلہ میں آگیا کہ نماز دہرانا ضروری نہیں۔

البتہ اتنی نجاست سے نماز پڑھنا مکروہ اور بُرا ہے۔ یہ بات بھی معترض نے بیان نہیں کی اور

سب سے بڑھ کر یہ کہ نجاست خفیہ کس کو کہتے ہیں؟

بہشتی زیور مسئلہ ۴: حرام پرندوں کی بیٹ اور حلال جانوروں کا پیشاب جیسے بکری،
گائے، بھییس وغیرہ اور گھوڑے کا پیشاب نجاست خفیہ ہے۔ (ص ۲ ج ۲)

یاد رہے جو چیزیں ہمارے ہاں نجاست خفیہ ہیں، جیسے حلال جانوروں کا پیشاب، وہ

غیر مقلدوں کے ہاں نجاست نہیں بلکہ پاک ہے۔ بلکہ صرف پاک ہی نہیں بوقت ضرورت

ان کا کھانا پینا بھی جائز ہے۔ (فتاویٰ ثنائیہ ص ۲۷ ج ۲۔ فتاویٰ ستارہ ص ۶۳ ج ۱)

آپ کب تک قرآن وحدیث کا نام لے کر جھوٹ بولتے رہیں گے۔ ایک دفعہ تو

جھوٹ بولنے کی قسم توڑ دی اور اس مکمل خفی مسئلہ کے خلاف ایک آیت یا ایک حدیث لکھوا

دیں اور اپنے اس مکمل مسئلہ کے موافق ایک آیت یا ایک حدیث لکھوا دیں۔

اعتراض نمبر ۶:

ہاتھ میں کوئی نجس چیز لگی تھی۔ اس کو کسی نے زبان سے تین دفعہ چاٹ لیا تو بھی پاک

ہو جائے گا۔ (بہشتی زیور حصہ دوم ص ۱۰۵ مسئلہ نمبر ۲۶ نجاست کے پاک کرنے کا بیان)

جواب:

غیر مقلدین کی خیانت: کہتے ہیں پہاڑ اپنی جگہ سے ٹل سکتا ہے لیکن جبلت (عادت)

سے انسان نہیں ہٹ سکتا۔ یہاں بھی اگلی عبارت چھوڑ دی۔ آگے لکھا ہے: ”مگر چائنا منع

ہے۔ یا چھاتی پر بچے کی تے کا دودھ لگ گیا۔ پھر بچے نے تین دفعہ چوس کر پی لیا تو پاک ہو

گیا۔“ (ص ۵ ج ۲ مسئلہ نمبر ۲۶)

اس مسئلہ میں دو باتیں ہیں: ① نجاست چائنا منع ہے۔ اس کے خلاف آپ ایک

آیت یا ایک حدیث لکھوا دیں کہ نجاست چائنا جائز ہے۔ ہم مان لیں گے کہ یہ مسئلہ قرآن یا

حدیث کے خلاف ہے۔ ⑩ یہ بتانا مقصود ہے کہ جس طرح پانی پاک بھی ہے اور پاک کرنے والا بھی ہے اسی طرح انسان کا تھوک پاک بھی ہے اور پاک کرنے والا بھی ہے۔ سیدہ عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں: ”اگر ہمارے پاس ایک عی کپڑا ہوتا اور اس کو حیض کا کچھ خون لگ جاتا تو اس پر تھوک کرنا خون سے صاف کر لیتیں۔“ (بخاری: ۳۱۲)

اور حضرت سعید بن جبیرؓ روایت کرتے ہیں کہ تمام امہات المؤمنینؓ ایسا ہی کرتی تھیں۔

اور حضرت امام حسن بن علی، عبد اللہ بن عمر اور میمون بن مہرانؓ بھی تھوک سے خون کو صاف کر لیتے تھے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ص ۲۲۵ ج ۱)

آپ میں ہمت ہے تو ایک آیت یا ایک حدیث دکھا دیں کہ انسانی تھوک نہ پاک ہے، نہ پاک کنندہ۔ عام طور پر ہر گھر میں یہ مسئلہ پیش آتا ہے کہ لڑکیاں جب گھر میں سوئی سلائی کا کام کرتی ہیں تو انگلی میں سوئی چبھ جاتی ہے اور خون نکل آتا ہے تو وہ دو تین مرتبہ اس کو چوس (چاٹ) کر تھوک دیتی ہیں۔ اس سے خون بھی بند ہو جاتا ہے اور انگلی بھی صاف ہو جاتی ہے تو ان کو سمجھانے کے لیے اگر لکھ دیا کہ یہ انگلی تو پاک ہو گئی مگر چاٹنا منع ہے تو یہ کس آیت یا حدیث کے خلاف ہے؟

اعتراض نمبر ۷:

کتنے کا لعاب نجس ہے اور خود کتا نجس نہیں۔ سو اگر کتا کسی کے کپڑے یا بدن سے چھو جائے تو نجس نہیں ہوتا۔ چاہے کتنے کا بدن سوکھا ہو یا گیلیا۔

(بہشتی زیور ص ۶ ج ۲ مسئلہ نمبر ۴۱)

جواب:

غیر مقلدین کی خیانت: اگلی مہارت چھوڑ دی ہے۔ ”ہاں اگر کتے کے بدن پر کوئی

نجاست لگی ہو تو اور بات ہے۔“ آپ کوئی آیت یا حدیث پیش فرمائیں جس سے اس مسئلہ کے دونوں حصے غلط ہو جائیں۔ یعنی فقہ میں ہے کہ کتے کا لعاب نجس ہے۔ آپ کے ہاں کتے کا لعاب بلکہ پیشاب اور پاخانہ بھی پاک ہے۔ آپ آیت یا حدیث پیش کریں کہ کتے کا لعاب، پیشاب اور پاخانہ پاک ہے۔ اور دوسرا حصہ یہ ہے کہ کتا خود نجس نہیں۔ آپ کے ہاں بھی یہی مسئلہ ہے اگر کتا خنزیر کی طرح نجس العین ہوتا تو اس سے شکار کرنے کی اجازت قرآن میں کیوں ہوتی؟ اور کھیت و مویشی کی رکھوالی کے لیے کتا رکھنے کی اجازت کیوں ہوتی؟ اور سنیہ امام بخاری باب ۳۳ میں لکھتے ہیں کہ امام زہری اور امام سفیان کے نزدیک کتے کے جھوٹے پانی سے وضو جائز ہے۔

اور تیسرے الباری میں علامہ وحید الزمان غیر مقلد لکھتے ہیں: ”اس حدیث سے امام بخاری نے کتے کے پاک ہونے پر دلیل دی ہے۔“ (ص ۱۸۱ ج ۱)

اعتراض نمبر ۸:

بہشتی زیور کا ایک اور مسئلہ بھی قرآن و حدیث کے خلاف ہے ”کسی کے لڑکا پیدا ہو رہا ہے، لیکن ابھی سب نہیں نکلا، کچھ باہر نکلا اور کچھ نہیں نکلا۔ ایسے وقت بھی اگر ہوش و حواس باقی ہیں تو نماز پڑھنا فرض ہے۔“

(بہشتی زیور ص ۱۶۲ حصہ دوم مسئلہ نمبر ۳ نفاس کا بیان)

جواب:

غیر مقلدین کی خیانت: پہلے پورا مسئلہ پڑھیں پھر اس کے خلاف آیت یا حدیث پیش کریں۔

مسئلہ نمبر ۹:

کسی کے لڑکا پیدا ہو رہا ہے، لیکن ابھی سب نہیں نکلا، کچھ باہر نکلا اور کچھ نہیں نکلا۔

ایسے وقت بھی اگر ہوش و حواس باقی ہیں تو نماز پڑھنا فرض ہے۔ قضا کر دینا درست نہیں۔
البتہ اگر نماز پڑھنے سے بچہ کی جان کا خوف ہو تو نماز قضا کر دینا درست ہے۔ اسی طرح دائی
جنائی کو اگر یہ خوف ہو کہ اگر میں نماز پڑھنے لگوں گی تو بچہ کو صدمہ پہنچے گا، تو ایسے وقت میں
دائی کو بھی نماز قضا کر دینا درست ہے۔ لیکن ان سب کو پھر جلدی قضا پڑھ لینا چاہیے (یعنی
دائی کو ضروری کاموں سے فارغ ہونے کے بعد اور بچنے والی کو پاک ہونے کے بعد جلدی
کرنی چاہیے)۔ (ص ۶۴ ج ۲)

یہ ہے مکمل مسئلہ۔ اب وہ کوئی آیت ہے جس سے بھائی ہوش و حواس اور خون
نفاس آنے کے بغیر اسے آپ فرض نماز معاف کرتے ہیں۔

کون سا قاعدہ آپ نے لیا ہے جس سے خدا کا فرض اس کو معاف کر رہے ہیں، فقہ
اور قرآن و حدیث پر جھوٹ نہ بولیں۔ اگر آپ کے پاس اس کے خلاف قرآن و حدیث
میں کوئی دلیل ہو تو پیش کریں۔

اعتراض نمبر ۹:

بہشتی زیور کا یہ مسئلہ بھی قرآن و حدیث کے خلاف ہے ”نماز کے اول میں سبحانك
اللهم پڑھنا بھول گئی یا رکوع میں سبحان ربی العظیم نہیں پڑھایا سجدہ میں سبحان
ربی الاعلیٰ نہیں کہا۔ یا رکوع سے اٹھ کر سمع اللہ لمن حمدہ کہنا یا نہیں رہا یا نیت
باندھتے وقت کندھے تک ہاتھ نہیں اٹھائے یا آخر تشہد میں درود شریف یا دعا نہیں پڑھی،
یونہی سلام پھیر دیا تو ان سب صورتوں میں سجدہ سہو واجب نہیں ہے۔“

(بہشتی زیور ص ۱۴۱ حصہ دوم مسئلہ نمبر ۳۶ مسجدہ سہو کا بیان)

جواب:

غیر مقلدین کی خیانت: یہ جتنے کام اس مسئلہ میں گئے ہیں یہ سنت ہیں۔ دیکھو بہشتی

زیور ص ۱۹، ج ۲۔ ان میں سے کسی ایک کو بھی جان بوجھ کر چھوڑے گی تو نماز خلاف سنت ہو
گی۔ (دیکھو ص ۱۹ مسئلہ ۹، ص ۲۰، مسئلہ ۱۰) اور سنت بھول کر رہ جائے تو سجدہ سہو نہیں ہوتا۔
سجدہ سہو واجب کے چھوڑنے پر ہوتا ہے۔ (دیکھو ص ۱۸ مسئلہ ۵) اب اگر آپ کے پاس
کوئی آیت یا حدیث ہے کہ سنت کے بھول کر رہ جانے پر بھی سجدہ سہو واجب ہے تو لائیے
ورنہ بات بات پر قرآن و حدیث پر جھوٹ بولنے سے توبہ کیجیے۔

امام نسائی اپنی سنن میں باب باندھتے ہیں: کم از کم کتنی نماز جائز ہے اور ایک بدری
صحابی کی حدیث دو سندوں سے نقل کی ہے کہ خود رسول اقدس ﷺ نے ایک آدمی کو نماز کا
طریقہ سکھایا کہ قبلہ رو ہو کر ① اللہ اکبر کہہ (ہاتھ اٹھانے اور پھر ہاتھ باندھنے کا ذکر نہ فرمایا)
② پھر قرآن پڑھ (آمین کا کوئی ذکر نہ فرمایا) ③ اور رکوع کر (نہ رکوع کی تکبیر نہ تسبیح نہ سبح
اللہ لمن حمدہ، ربنا لک الحمد) ④ پھر سیدھا کھڑا ہو ⑤ پھر سجدہ کر (نہ سجدہ کی تکبیرات کا ذکر نہ
تسبیحات کا) ⑥ پھر سیدھا بیٹھ ⑦ پھر سجدہ کر (نہ تکبیرات کا ذکر نہ تسبیحات کا، پھر نہ التحیات
کا ذکر نہ درود کا نہ دعا کا نہ سلام کا)..... مگر اس کے بعد فرمایا جب تو نے یہ کام پورے کر لیے
تو تیری نماز پوری ہے اور اگر ان میں سے کوئی کام چھوڑا تو تیری نماز ناقص ہے۔ رقم: ۱۳۱۵
اب بتائیے اگر اس حدیث پر آپ کو اعتراض نہیں تو بہشتی زیور پر کیوں اعتراض ہے
اور سب سے اہم بات اس حدیث میں یہ ہے کہ جن مسائل پر غیر مقلدین ہر مسجد میں فساد
اور ہر گھر میں فتنہ ڈالتے ہیں ان میں سے ایک مسئلہ بھی اس حدیث میں نہیں، نہ ٹانگیں اتنی
چوڑی کرنا کہ جسم کا ٹون بن جائے نہ سینے پر ہاتھ رکھنا۔ نہ فاتحہ نہ آمین، نہ رفع یدین۔ یہ
بھی یاد رہے کہ یہ حدیث تقریباً صحاح ستہ کی ہر کتاب میں ہے۔

اعتراض نمبر ۱۰:

بہشتی زیور کا ایک اور مسئلہ بھی قرآن و حدیث کے خلاف ہے۔ فرض کی پچھلی دو

رکعتوں میں یا ایک رکعت میں الحمد پڑھنی بھول گئی۔ چپکے کھڑی رہ (تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے کی مقدار کھڑی رہ، ورنہ نماز پھر سے لوٹا دے) کہ رکوع میں چلی گئی تو بھی سجدہ سہو واجب نہیں۔ (بہشتی زیور حصہ دوم ص ۱۴۱ مسئلہ نمبر ۳۷)

جواب:

غیر مقلدین کی خیانت: اس سے پہلے بہشتی زیور ص ۲۰، ج ۲ مسئلہ نمبر ۱۷ میں ہے: ”اگر کچھلی دو رکعتوں میں الحمد نہ پڑھے، بلکہ تین دفعہ سبحان اللہ، سبحان اللہ، سبحان اللہ کہہ لے تو بھی درست ہوگی۔ لیکن الحمد پڑھ لینا بہتر ہے۔ اور اگر کچھ نہ پڑھے تو (تین تسبیح کی مقدار) چپکے کھڑی رہے تو بھی حرج نہیں، نماز درست ہے۔“ جب فرض کی تیسری چوتھی رکعت میں سورۃ فاتحہ پڑھنی واجب ہی نہیں، نہ قرآن میں اس کے وجوب کی دلیل ہے نہ حدیث میں۔ تو اس کا چھوڑنا ترک واجب نہ ہوا تو سجدہ سہو کیسے واجب ہوگا۔ وہ تو ترک واجب پر واجب ہوتا ہے۔ امام ابو بکر بن ابی شیبہ ۲۳۵ھ نے اپنی حدیث کی کتاب میں باقاعدہ باب باندھا ہے کہ جو تیسری چوتھی رکعت میں قرأت نہیں کرتے تھے، سبحان اللہ کہتے تھے۔ پھر اس باب کے تحت حضرت علی، حضرت عبداللہ بن مسعود، ابراہیم نخعی اور اسود نخعی رحمہم اللہ کا یہی طریقہ نقل کیا ہے۔ اور ان رکعتوں میں فاتحہ کے واجب ہونے کا کوئی باب نہیں باندھا۔ اب غیر مقلد کو نہ اعتراض حضرت علی رضی اللہ عنہ پر ہے نہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پر، نہ تابعین پر نہ ابن ابی شیبہ پر اس کو اعتراض ہے۔ صرف اور صرف بہشتی زیور پر اعتراض ہے۔

بہشتی زیور حصہ دوم میں تقریباً ساڑھے چار سو مسائل ہیں۔ ان میں سے صرف سات مسائل کے بارہ میں غیر مقلد نے دعویٰ کیا تھا کہ یہ مسائل قرآن و حدیث کے خلاف ہیں۔ لیکن وہ ایک کو بھی قرآن و حدیث کے خلاف ثابت نہ کر سکا۔ یہ اس پر فرض ہے کہ ان مسائل کو قرآن و حدیث کے خلاف اور باقی تقریباً چار سو بیستیس (۳۳۵) مسائل کو قرآن و

حدیث کے موافق ثابت کرے۔

اعتراض نمبر ۱۱:

ایک اور مسئلہ بہشتی زیور کا قرآن و حدیث کے خلاف ہے۔ ”اگر کوئی دیہات میں رہتی ہو تو وہاں طلوع فجر کے بعد بھی قربانی دینا درست ہے۔“ (بہشتی زیور ص ۲۳۱ حصہ سوم مسئلہ نمبر ۴ قربانی کا بیان)

جواب:

غیر مقلدین کی خیانت: ص ۳۷، ج ۳ مسئلہ ۴، بقرعید کی نماز ہونے سے پہلے قربانی کرنا درست نہیں۔ جب لوگ نماز پڑھ چکیں تب کرے۔ البتہ اگر کوئی کسی دیہات میں اور گاؤں میں رہتی ہو تو وہاں طلوع صبح صادق کے بعد بھی قربانی کر دینا درست ہے۔ شہر کے اور قصبہ کے رہنے والے نماز کے بعد ادا کریں۔ بتائیے یہ مسئلہ کس آیت یا حدیث کے خلاف ہے۔ بات واضح ہے کہ قربانی کے تین دن ہیں اور دن طلوع فجر سے شروع ہوتا ہے۔ تو قربانی جائز ہوگی لیکن جہاں شہر اور قصبہ میں نماز عید پڑھی جاتی ہے وہاں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ نماز عید کے بعد قربانی کریں۔ لیکن جس بستی میں عید کی نماز نہ پڑھی جاتی ہو۔ ان کے لیے تو کوئی آیت و حدیث نہیں کہ وہ قربانی کے لیے شہر کی عید کا انتظار کریں۔ غیر مقلد صاحب نے بہشتی زیور پر تو اعتراض جزو دیا مگر یہ مسئلہ تو حدیث کی کتاب ترمذی میں بھی ہے۔ امام ترمذی ترمذی شریف میں باب باندھتے ہیں: ”نماز کے بعد قربانی کرنے کا بیان“ پھر حدیث پاک نقل فرماتے ہیں کہ نماز عید سے قبل قربانی ذبح نہ کرو۔

اس کے بعد امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اکثر اہل علم اس کے قائل ہیں کہ شہر میں جب تک امام نماز عید نہ پڑھا لے قربانی نہ کرے اور ایک قوم نے اہل علم میں سے گاؤں والوں کو رخصت دی ہے کہ وہ طلوع فجر کے بعد قربانی کر لیں اور یہی قول

امام عبداللہ بن المبارک کا ہے۔ (زیر قلم: ۱۵۰۸)

یاد رہے بہشتی زیور حصہ سوم میں کل مسائل ۴۶۷ ہیں۔ ان میں سے صرف ایک مسئلہ کے بارہ میں غیر مقلد نے دعویٰ کیا تھا کہ یہ قرآن وحدیث کے خلاف ہے۔ لیکن وہ ایک مسئلہ کو بھی قرآن وحدیث کے خلاف ثابت نہ کر سکا۔ یہ بھی اس پر قرض ہے اور باقی ۴۶۶ مسائل میں سے ہر مسئلہ کے موافق آیت یا حدیث پیش کرنا بھی اس پر قرض ہے۔ لیکن یہ قرض چکاناس کے بس کی بات نہیں ہے۔

اعتراض نمبر ۱۲:

نکاح ہو گیا لیکن ابھی رخصتی نہیں ہوئی تھی کہ بچہ پیدا ہو گیا تو وہ بچہ شوہر ہی سے ہوگا۔ اس کو حرامی کہنا درست نہیں۔ اگر شوہر کا نہ ہو تو وہ انکار کرے اور انکار کرنے پر لعان کا حکم ہو گا۔ (بہشتی زیور حصہ چہارم ص ۳۱۲ مسئلہ نمبر ۹ لڑکے کے طہائی ہونے کا بیان)

جواب:

غیر مقلد کی خیانت: بہشتی زیور کی مکمل عبارت: ”نکاح ہو گیا لیکن ابھی (رواج کے موافق) رخصتی نہیں ہوئی تھی کہ بچہ پیدا ہو گیا (اور شوہر انکار نہیں کرتا کہ میرا بچہ نہیں ہے) تو وہ بچہ شوہر ہی سے (کہا جائے گا) حرامی نہیں (کہا جائے گا) اور (دوسروں کو) اس کا حرامی کہنا درست نہیں۔ اگر شوہر کا نہ ہو تو وہ انکار کرے اور انکار کے بعد لعان کا حکم ہوگا۔“

(ص ۳۶، ج ۴، مسئلہ ۹)

اعتراض نمبر ۱۳:

میاں پردیس میں ہے اور مدت ہوئی۔ برسیں گزر گئیں کُھر نہیں آیا اور یہاں لڑکا پیدا ہو گیا (اور شوہر اس کو اپنا ہی بتاتا ہے) تب بھی وہ (از روئے قانون شرع) حرامی

نہیں۔ اسی شوہر کا ہے۔ البتہ اگر شوہر خبر پا کر انکار کرے گا تو لعان کا حکم ہوگا۔

(ص ۶۴، ج ۴، مسئلہ ۱۰) (بہشتی زیور مکمل مدلل ص ۳۴۲)

جواب:

دونوں اعتراضوں کا جواب اکٹھا ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت تھانوی کی وضاحت:

۲۷ شعبان ۱۳۲۸ھ کو یعنی آج سے ۹۳ سال قبل حضرت نے خود ان دونوں مسئلوں کی وضاحت فرمائی کہ بہشتی زیور کے ان مسئلوں کا یہ مطلب نہیں کہ بدوں صحبت کے حمل رہ جاتا ہے اور وہ حمل اسی شوہر کا ہو جاتا ہے۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ ان صورتوں میں اوپر دیکھنے والوں کو خود اسی کا یقین کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں کہ ان میں صحبت نہیں ہوئی۔ پس ان کو شرعاً یہ اجازت نہیں کہ محض ظاہری دوری کو زن وشوہر میں دیکھ کر یہ کہہ دیں کہ جب ہمارے علم میں ان کے درمیان صحبت واقع نہیں ہوئی تو واقع میں بھی صحبت نہیں ہوئی اور یہ حمل حرام کا ہے اور یہ عورت حرام کا رہے اور یہ بچہ ولد الحرام ہے پس دیکھنے والوں کو یہ حکم لگانے کا حق نہیں۔ کیوں کہ کسی کو حرام کار یا حرام زادہ کہنا بہت بڑی تہمت ہے اور گناہ عظیم ہے۔ اس کا منہ سے نکالنا بدوں قطعی دلیل کے جائز نہیں۔ بلکہ جب بعید سے بعید احتمال بھی وقوع صحبت کا رہے گا یوں سمجھیں گے کہ شاید یہی بعید صورت صحبت کی واقع ہوئی ہو اور دوسروں کو اس کی اطلاع نہ ہوئی ہو۔ اور وہ بعید احتمال یہاں دو ہو سکتے ہیں۔ ایک یہ کسی بزرگ کی کرامت سے زن وشوہر ایک جگہ جمع ہو گئے ہوں اور ان میں صحبت واقع ہوئی ہو۔

دوسرے یہ کہ کسی جن نے دونوں کو ایک جگہ جمع کر دیا ہو اور صحبت ہو گئی ہو اور حمل رہ گیا ہو اور بزرگوں کی کرامت اور جن کا تصرف اہل سنت والجماعت کے نزدیک شرعاً، عقلاً اور وقوعاً ثابت ہے۔ اور گو اس کا احتمال بعید ہی ہو لیکن ہم مسلمان عورت کو تہمت سے بچاؤ

کے لیے اور بچہ کو مار سے بچانے کے لیے اس احتمال کو ممکن مانیں گے۔ اور یوں کہیں گے کہ شاید ایسی ہی صورت ہوئی ہو۔ اور بعض صورتوں میں ممکن ہے کہ شوہر اسی طرح خفیہ آیا ہو جیسے بعض اشتہاری مجرم رات کو اپنے گھر آ جاتا ہے اور رات ہی کو چلا جاتا ہے۔ اس لیے اس حمل کو اس شوہر کی طرف منسوب سمجھیں گے اور نسب کو ثابت مانیں گے۔ البتہ خود شوہر کو اس کا علم قطعی ہو سکتا ہے کہ میں نے صحبت کی ہے یا نہیں۔ سو اس کو شرعاً مجبور نہیں کیا گیا کہ خواہ مخواہ اس بچہ کو اپنا ہی مان، بلکہ اس کو اختیار دیا گیا ہے۔ اگر کوئی نے صحبت نہیں کی ہے تو اس نسب کو نفی کر سکتا ہے۔ مگر چونکہ حاکم شرع کو کسی دلیل قطعی سے خود شہر کا راستہ گونا گونا گویا طور پر معلوم نہیں ہو سکتا، بلکہ احتمال ہے کہ کسی اور رنج و غصہ سے عورت کو بدنام کر رہا ہو۔ اس لیے اس کے نفی کرنے پر حاکم شرع سکوت نہ کرے گا۔ بلکہ مقدمہ قائم کر کے لعان کا قانون نافذ کرے گا۔ پھر لعان کے بعد دوسروں کو بھی شرعاً اجازت ہوگی کہ اس بچہ کو اس شوہر کا نہ کہیں گے۔ کیوں کہ اب قانون شرعی سے اس بچہ کا نسب کٹ چکا ہے یعنی شرعاً جبر نہیں کر اب بھی اسی کا مانو، بلکہ قانوناً اس سے منقطع سمجھیں گے اور واقعہ کے اعتبار سے پھر یوں کہیں گے کہ غیب کا علم خدا تعالیٰ کو ہے۔ اسی طرح عورت کی نسبت کہیں گے کہ خدا کو خبر ہے کہ مرد بچہ یا عورت۔ (ضمیمہ بہشتی زیور ص ۷۲، ۷۳، حصہ چہارم)

کسی بچہ کے نسب کی نفی کرنا اس کو قتل کر دینے سے بھی سخت ہے کہ اب اس کا کوئی والی وارث نہیں۔ اور اس کی والدہ بلکہ پورے خاندان کی عزت کا برباد کرنا ہے۔ اگر نسب کا مدار دوسروں پر رکھا جائے تو میاں بیوی کے اکٹھے رہتے ہوئے بھی ایسی صورتیں سامنے آتی ہیں کہ میاں بیوی لعان کر رہے ہیں۔ اس لیے نسب اس سے ثابت ہوگا جس کے نکاح میں ہے۔ یہ حدیث بخاری ۲۰۵۳، مسلم ۱۱۳۵، ابوداؤد ۲۲۷۳، ترمذی ۱۱۵۷، نسائی ۳۵۱۲، ابن ماجہ ۲۰۰۲ پر ہے۔ صرف مسند احمد میں ۲۵ جگہ ہے۔ اس لیے اس اہل قانون کو توڑنے کا کسی

غیر کوئی حق نہیں۔ ہاں خاوند کو یہ حق ہے کہ اگر اسے یقین ہے کہ بچہ اس کا نہیں تو وہ انکار کر دے لیکن اس کے صرف انکار سے بھی یہ قانون نہیں ٹوٹے گا۔ باقاعدہ عدالت میں مقدمہ دائر کر کے عدالت لعان کے بعد بچہ کے نسب کی نفی کرے گی۔ جب خود خاوند بھی صاف انکار سے اس قانون کو نہیں توڑ سکتا، صرف عدالت لعان کے بعد فیصلہ دے گی تو ”ما دشتا“ (ہم اور آپ) کو انکار نسب کا کوئی قانونی حق نہیں۔ بہشتی زیور حصہ چہارم میں تقریباً پونے تین سو مسائل ہیں، جن میں سے صرف دو مسئلوں کے بارہ میں غیر مقلد نے یہ مجہود دعویٰ کیا کہ یہ قرآن وحدیث کے خلاف ہیں۔ مگر ایک کو بھی قرآن وحدیث کے خلاف ثابت نہ کر سکا۔ ان بے چاروں کو نہ فقہ کا علم ہے نہ قرآن کا نہ حدیث کا۔ اگر یہ غیر مقلدان دو مسئلوں کے خلاف اور باقی مسائل کے موافق آیات واحادیث لکھ دے تو ہم بڑا اعتراف کریں گے کہ خود ساختہ اہل حدیثوں میں بھی ایک شخص واقعاً قرآن وحدیث کا علم رکھتا ہے۔

اعتراض نمبر ۱۴:

ناپاک تیل یا چربی کا صابن بنالیا جائے تو پاک ہو جائے گا۔

(بہشتی گوھر ص ۴۱۶ مسئلہ ۲۷ ہاکی ناپاکی کے بعض مسائل)

جواب:

غیر مقلد نے حصہ چہارم کے بعد بہشتی زیور کے بتایا چھ حصوں پر کوئی اعتراض نہیں کیا اب یہ اعتراض گیارہویں حصہ پر کیا ہے جو بہشتی گوھر کے نام سے مشہور ہے۔

اس مسئلہ کے خلاف نہ کوئی آیت قرآنی پیش کر سکا اور نہ کوئی صحیح مرتبہ غیر معارض حدیث۔ اس مسئلہ کا تعلق تہذیبی مابیت سے ہے۔ اس کا بیان خود بہشتی زیور میں موجود ہے۔ تہذیبی مابیت سے بھی احکام بدل جاتے ہیں۔ مثلاً انگور کا پانی پاک ہے۔ لیکن جب کہ وہ ایک دوسری چیز شراب بن گیا تو وہ نجس ہو گیا۔ اور شراب جب پھر دوسری چیز بن گئی یعنی سرکہ ہو گئی تو پاک ہو گئی۔ تہذیبی مابیت کے یہ معنی ہیں کہ ایک چیز ایسی دوسری چیز بن

جائے جس کا حکم شے اول کے بالکل خلاف ہے۔ مثلاً ناپاک چیز ایک ایسی چیز کی طرف مستعمل ہوگئی کہ وہ چیز پاک ہے تو وہ ناپاک چیز پاک ہوگئی۔ جیسے کھاد (گوبر، گول وغیرہ) ناپاک ہے مگر جب مٹی ہوگئی تو مٹی ایک پاک چیز ہے۔ اب وہ پاک ہوگئی۔ یا انڈا پاک ہے، مگر جب خون بن گیا تو خون ایک ناپاک چیز ہے تو انڈا ناپاک ہو گیا اور جب وہ خون گوشت کا تو حرام بن گیا تو گوشت ناپاک چیز ہے۔ پھر پاک ہو گیا۔ (بہشتی زیور ص ۱۰۸ ج ۱) اور آپ کی فقہ میں بھی یہی لکھا ہے کہ اہیت بدلنے سے چیز پاک ہو جاتی ہے۔ جیسے مکہ حاتمک کی کان میں گر کر حاتمک بن گیا تو پاک بھی ہے حلال بھی۔ اسی طرح خنزیر نمک کی کان میں گر کر نمک بن گیا تو پاک بھی ہو گیا اور حلال بھی۔ (نزل الابرار ص ۵۰ ج ۱) اعتراض نمبر ۱۵:

ایک مسئلہ بہشتی گوہر کا یہ بھی قرآن وحدیث کے خلاف ہے ”کہ وضو کے بعد اگر کسی عضو کے نہ وضو نہ کا شہ ہو، لیکن وہ عضو متعین نہ ہو تو ایسی صورت میں شک رفع کرنے کے لیے بائیں پاؤں کو دھو ڈالے۔“ (بہشتی گوہر ص ۲۲۱ مسئلہ نمبر ۶ حدیث اصغر کا بیان) جواب:

غیر مقلدین کی خیانت: پورا مسئلہ یوں ہے: ”وضو کے بعد اگر کسی عضو کی نسبت نہ وضو نہ کا شہ ہو، لیکن وہ عضو متعین نہ ہو ایسی صورت میں شک رفع کرنے کے لیے بائیں پیر کو دھوئے۔ اسی طرح اگر وضو کے درمیان کسی عضو کی نسبت یہ شہ ہو تو ایسی صورت میں اخیر عضو کو دھوئے۔ مثلاً کہیں تک ہاتھ دھونے کے بعد شہ ہوا تو منہ دھو ڈالے اور اگر پیر دھوتے وقت یہ شہ ہوا تو کہیں تک ہاتھ دھو ڈالے۔ یہ اس وقت ہے اگر کبھی کبھی شہ ہوتا ہو۔ اگر کسی کو اکثر اس قسم کا شہ ہوتا ہو تو اس کو چاہیے کہ اس شبہ کی طرف خیال نہ کرے اور اپنے وضو کو کال سمجھے۔ (بہشتی گوہر ص ۱۵)

یہ ہے پورا مسئلہ، اب اس کے خلاف کوئی آیت یا حدیث پیش کریں۔ ایک آیت یا حدیث اس پر پیش کریں کہ اگر کسی کو یہ مسئلہ پیش آ جائے تو قرآن وحدیث میں اس کے لیے کیا حکم ہے۔ فقہ حنفی کا یہ مسئلہ تو عین اس حدیث کے موافق ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: دع ما یریبک الی ما لا یریبک رواہ الترمذی وابن حبان۔ ”جو چیز تمہیں شک میں ڈالے اس سے نکل کر جو شک سے بچائے اسے اختیار کرو۔“ انفس کہ فقہ دشمنی نے ان لوگوں کو حدیث دشمنی تک پہنچا دیا ہے۔ اعتراض نمبر ۱۶:

کپڑا الیٹ کر جماع کرنے سے غسل فرض نہ ہوگا۔ (بہشتی گوہر، باب جن صورتوں میں غسل فرض نہیں ہوتا ص ۲۲۳) جواب:

غیر مقلدین کی خیانت: یہ مسئلہ بھی خیانت کر کے کانٹ چھانٹ کر کے نقل کیا ہے بہشتی گوہر میں ہے: ”اگر کوئی مرد اپنے خاص حصے میں کپڑا الیٹ کر جماع کرے تو غسل فرض نہ ہوگا۔ بشرطیکہ کپڑا اس قدر مونا ہو کہ جسم کی حرارت اور جماع کی لذت اس کی وجہ سے محسوس نہ ہو۔ مگر احوط یہ ہے کہ غیبت حشفہ سے غسل واجب ہو جائے گا۔“ (بہشتی گوہر ص ۱۷ مسئلہ نمبر ۳)

اب بتایا جائے کہ وہ کون سی آیت یا حدیث ہے جس کے خلاف یہ مسئلہ ہے۔ آنحضرت ﷺ کا فرمان تو یہ ہے کہ جب دونوں ختنوں کا موقع آپس میں مل جائیں تو غسل لازم ہے۔ انزال ہو یا نہ ہو۔ (مسلم) اور یہاں کپڑے کے اتنا مونا ہونے کی وجہ سے اتقاء خنائین نہیں ہوا تو غسل کیسے فرض ہوگا۔ مگر پھر بھی حضرت تھانوی نے فرمایا ہے کہ

احتیاطاً غسل کرے۔

اور امام بخاری رحمہ اللہ تو فرماتے ہیں کہ بغیر کپڑے کے بھی النقاء ختالین ہو جائے تو غسل فرض نہیں صرف احوط ہے اور آپ کی کتاب نزل الابرار میں لکھا ہے کہ

ولو لف الحشفة بخرقه لحد اولجها فان وجد لذة الجماع اغتسل والا

لا (ص ۲۴ ج ۱)
”اگر حشفہ پر کپڑا لپیٹ لے پھر اس کو داخل کرے، اگر جماع کی لذت پائے تو غسل فرض ہے ورنہ نہیں۔“ یہاں تو احتیاط کا نام و نشان تک نہیں۔“

اعتراض نمبر ۱۷:

اگر کوئی مرد اپنا خاص حصہ کسی مرد یا عورت کی ناف میں داخل کرے اور منی نہ نکلے تو اس پر غسل فرض نہ ہوگا۔ (بہشتی گوہر، باب جنس مردوں میں غسل فرض نہیں ہوتا ص ۱۸ مسئلہ نمبر ۱۰) جواب:

بتائے یہ مسئلہ کس آیت یا حدیث کے خلاف ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ تو صاف فرماتے ہیں کہ مخصوص جگہ میں داخل کرنے سے بھی غسل فرض نہیں ہوتا، حالانکہ یہ بات حدیث کے صاف الفاظ کے خلاف ہے۔ (مسلم)

اور اندر اربعہ کے بھی خلاف ہے اور بہشتی گوہر کا مسئلہ نہ کسی آیت کے خلاف، نہ کسی حدیث کے خلاف، نہ اندر اربعہ میں سے کسی کے خلاف، مگر فقہ سے دلی بغض ان کو ایسے بے ہودہ اعتراضات پر مجبور کرتا ہے۔

اعتراض نمبر ۱۸:

بہشتی گوہر میں ہے: ”اگر کوئی چادر اس قدر بڑی ہو کہ اس کا نجس حصہ (اڑھ کر نماز پڑھنے ہوئے) نماز پڑھنے والے کے کٹھنے پیٹنے سے جنبش نہ کرے تو کچھ حرج نہیں اور اسی

طرح اس چیز کو بھی پاک ہونا چاہیے جس کو نماز پڑھنے والا اٹھائے ہوئے ہو۔ بشرطیکہ وہ چمچہ خود اپنی قوت سے رکی ہوئی نہ ہو۔ مثلاً نماز پڑھنے والا کسی بچے کو اٹھائے ہوئے ہو اور اس بچہ کا جسم پاکیزہ نجس ہو۔ اور وہ بچہ خود اپنی طاقت سے رکا ہوا نہ ہو تب تو اس کا پاک ہونا نماز کی صحت کے لیے شرط ہے۔ اور جب اس بچہ کا بدن کپڑا اس قدر نجس ہو جو مانع نماز ہے تو اس صورت میں اس شخص کی نماز درست نہ ہوگی۔ اور خود اپنی طاقت سے رکا ہوا بیٹھا ہے تو کچھ حرج نہیں۔ اس لیے کہ وہ اپنی قوت اور سہارے سے بیٹھا ہے۔ پس یہ نجاست اس کی طرف منسوب ہوگی۔ اور نماز پڑھنے والے سے کچھ اس کا تعلق نہ سمجھا جائے گا۔ اس طرح اگر نماز پڑھنے والے کے جسم پر کوئی ایسی نجس چیز ہو جو اپنی جائے پیدائش میں ہو، اور خارج میں اس کا کچھ اثر موجود نہ ہو تو کچھ حرج نہیں۔ مثلاً نماز پڑھنے والے کے جسم پر کوئی کتابیٹھ جائے اور اس کے منہ سے لعاب نہ نکلا ہو تو کچھ مضائقہ نہیں اس لیے کہ اس کا لعاب اس کے اندر ہے اور وہی اس کے پیدا ہونے کی جگہ ہے۔ پس غسل اس نجاست کے ہو گا جو انسان کے پیٹ میں رہتی ہے۔ جس سے طہارت شرط نہیں۔ اسی طرح اگر کوئی ایسا انڈا جس کی زردی خون ہو گئی ہو نماز پڑھنے والے کے پاس ہو، تب بھی کچھ حرج نہیں۔ اس لیے کہ اس کا خون اسی جگہ ہے جہاں پیدا ہوا ہے، خارج میں اس کا کچھ اثر نہیں۔ بخلاف اس کے کہ اگر شیشی میں پیشاب بھرا ہو۔ اور وہ نماز پڑھنے والے کے پاس ہو اگرچہ منہ اس کا بند ہو۔ اس لیے کہ یہ پیشاب ایسی جگہ نہیں ہے جہاں پیشاب پیدا ہوتا ہے۔

(بہشتی گوہر، نماز کی شرطوں کا بیان، مسئلہ نمبر ص ۲۹)

جواب:

اس مسئلہ کے خلاف کوئی آیت یا حدیث ہو تو اس کو لکھ کر ترجمہ بھی لکھیں اور اگر نہ لکھ سکو تو قرآن حدیث کا نام لے کر جھوٹ بولنے سے قویہ کرو۔ اور اگر

ہاں بدور الابلہ میں نواب صدیق حسن خاں نے لکھا ہے کہ سر پر گندگی اٹھا کر نماز پڑھے تو نماز صحیح ہے۔ (بدور الابلہ ص ۳۹)
اور نجس کپڑوں میں قصدًا بلا عذر نماز پڑھے تو نماز صحیح ہے کہ نماز کے صحیح ہونے کے لیے کپڑوں کا پاک ہونا شرط نہیں۔ (بدور الابلہ ص ۳۹)
ذرا کوئی آیت یا حدیث صحیح صریح غیر معارض بات نہ لکھیں۔ جن سے آپ کے یہ دونوں مسئلے ثابت ہوں۔ ہاں ذرا اپنے مذہب کے ان مسائل کے موافق بھی ایک ایک آیت یا حدیث صحیح صریح غیر معارض لکھیں۔
علامہ وحید الزماں صاحب لکھتے ہیں: ”کتنا اور اس کا لعاب ہمارے محققین اہل

حدیث کے ہاں پاک ہے۔“ (نزل الابرار ص ۳۰ ج ۱)
علامہ وحید الزماں صاحب لکھتے ہیں: ”کتے کی کھال کا ڈول اور مصلیٰ بنانا جائز ہے۔“
(نزل الابرار ص ۳۰ ج ۱)
علامہ وحید الزماں صاحب لکھتے ہیں: ”کتے کو اٹھا کر نماز پڑھے تو نماز جائز ہے۔“
(نزل الابرار ص ۳۰ ج ۱)
علامہ وحید الزماں صاحب لکھتے ہیں: ”کتے نے کپڑے یا بدن کو کاٹا، اگرچہ لعاب لگ گیا ہو تو بھی کپڑا اور جسم پاک ہے۔“ (نزل الابرار ص ۳۰ ج ۱)
دیکھیے آپ کے ہاں یہ مسائل نبی ﷺ کی فقہ کے ہیں، کسی امتی امام کی فقہ کے نہیں ہیں۔

اعتراض نمبر ۱۹:

اگر نماز پڑھنے کی حالت میں نماز پڑھنے والے کا کپڑا کسی (سوکھے) نجس مقام پر پڑتا ہو تو کچھ حرج نہیں۔ (بہشتی گوہر، باب نماز کی شرطوں کا بیان ص ۳۰ مسئلہ نمبر ۶)

جواب:

بتائے یہ مسئلہ کس آیت یا حدیث صحیح صریح غیر معارض کے خلاف ہے۔ نماز کے لیے طہارت مکان نماز شرط ہے نہ کہ گرد و نواح بھی اور طہارت بدن اور طہارت لباس شرط ہے جب کہ آپ کے ہاں نہ مکان نماز کا پاک ہونا شرط ہے نہ بدن نماز کا پاک ہونا شرط ہے۔ اور نہ ہی نماز کے کپڑوں کا پاک ہونا شرط ہے نہ ہی نماز کی اٹھائی ہوئی چیزوں کا پاک ہونا شرط ہے۔ اور آپ کے نزدیک انسان میں سے صرف اس کا پیشاب، پاخانہ، اور خون حیض نجس ہے۔

خاتمہ:

بہشتی زیور کے ہزاروں مسائل میں سے انیس مسائل کو غیر مقلدین نے خلاف قرآن و حدیث قرار دیا تھا۔ مگر ایک مسئلہ کو بھی نہ قرآن کے خلاف ثابت کر سکا نہ احادیث کے۔ گویا قرآن حدیث کا نام لے کر جھوٹ ہی بولا، جو بہت بڑا گناہ ہے۔

آخر میں گزارش یہی ہے کہ آج کل دین بے زاری کا دور ہے۔ اور دین بے زاری غیر مقلدین کی ہی حرکتوں کا نتیجہ ہے۔ اس وقت ملک کے کونے کونے سے اطلاعات آرہی ہیں کہ بیسیوں غیر مقلد ہر شہر میں منکر حدیث ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ لیکن خود ساختہ اہل حدیث ان کو راہ راست پر لانے کے لیے (نہ تحریراً نہ تقریراً) کوئی کوشش نہیں کر رہے۔ آپ کے اس قسم کے پمفلٹ امت کو دین بے زاری کے سوا کچھ نہیں دے رہے۔ اس گناہ کو چھوڑ کر توبہ کریں، ورنہ اب آپ اپنے لائے ہوئے سیلاب انکار حدیث کو روکنے سے عاجز ہو چکے ہیں۔

اللہ تعالیٰ دین حق پر استقامت نصیب فرمائیں اور غیر مقلدین کے وساوس سے محفوظ فرمائیں۔ (آمین)

فتنہ فرق باطلہ کو سمجھنے اور سمجھانے کیلئے مکتبہ شیخ الاسلام و مکتبہ صفدریہ کی اہم مطبوعات

- ✽ جی ہاں! فقہ حنفی قرآن و حدیث کا پچوڑ ہے ✽ المہند اور اعتراضات کا علمی جائزہ
- ✽ فرقہ اہل حدیث پاک و ہند کا تحقیقی جائزہ ✽ فرقہ جماعت المسلمین کا تحقیقی جائزہ
- ✽ فرقہ بریلویت پاک و ہند کا تحقیقی جائزہ ✽ کنز الایمان کا تحقیقی جائزہ
- ✽ صراط مستقیم (برائے خواتین) ✽ صراط مستقیم کورس (برائے مرد)
- ✽ نماز اہل السنۃ والجماعۃ ✽ نماز اہل السنۃ والجماعۃ "ہندی"
- ✽ تراویح کا مسئلہ متنازع نہ بنایا جائے ✽ اصول مناظرہ
- ✽ عقائد اہل السنۃ والجماعۃ ✽ فضائل اعمال اور اعتراضات کا علمی جائزہ
- ✽ رسائل گھمن (چار رسائل کا مجموعہ) "ہندی" ✽ فرقہ اہل حدیث کا مقصد احیاء سنت یا افتراق امت
- ✽ فضائل و مسائل قربانی ✽ ہدایہ علماء کی عدالت میں
- ✽ حسام الحرمین کا تحقیقی جائزہ ✽ خطبات گھمن (اول، دوم، سوم)
- ✽ ۲۰ رکعت تراویح سنت مؤکدہ ہے ✽ شادی کی پہلی دس راتیں
- ✽ کیا اہل عرب غیر مقلد ہیں؟ ✽ عورتوں اور مردوں کی نماز میں فرق
- ✽ کیا مقلد کی نماز غیر مقلد کے پیچھے جائز ہے؟ ✽ چالیس مسئلوں کی چالیس حدیث
- ✽ تحفۃ الایضاح فی شرح مقدمہ ابن صلاح ✽ غیر مقلدین کی غیر مستند نماز
- ✽ سوال گندم جواب چنا ✽ ہوا لکذاب
- ✽ تبلیغی جماعت اور مشائخ عرب ✽ ڈاکٹر ذاکر نایک خیالات و نظریات
- ✽ غیر مقلد مناظر کا غیر مقلدیت سے توبہ ✽ رسائل رد غیر
- ✽ سلفی کون حنفی یا غیر مقلد ✽ غیر مقلدین کا اصلی چہرہ
- ✽ حقائق الفقہ بجواب حقیقۃ الفقہ (اول) ✽ فتاویٰ عالمگیری پر اعتراضات کے جوابات
- ✽ ہم اہل سنت والجماعت کیوں ہیں؟ ✽ دلائل احتاف
- ✽ بہشتی زیور پر اعتراضات کے جوابات ✽ مسائل اربعہ غیر مقلد علماء کی نظر میں
- ✽ ننگے سر نماز غیر مقلد علماء کی نظر میں ✽ جرابوں پر مسح غیر مقلد علماء کی نظر میں



MAKTABA SAFDARIYA DEOBAND

Mob: 09808452070/8881030588/09322471046

Email: msislam829@gmail.com